Journal of World Religions and Interfaith
ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)
Vol. 3, Issue 1, Spring 2024, PP. 23-41
HEC:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089593#journal_result
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/168
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/2901
DOI: https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2901
Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

---

Title Dalai Lama: History and Religious Role

Author (s): Dr. Muhammad Afzal
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

Hafiza Farheen Saqib
M.Phil Research Scholar (Specialization in Study of World Religions), Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

Received on: 12 February, 2024
Accepted on: 01 June, 2024
Published on: 15 June, 2024

Citation: Afzal, Muhammad, and Hafiza Farheen Saqib. 2024. "Dalai Lama: History and Religious Role". *Journal of World Religions and Interfaith Harmony* 3 (1):23-41. https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2901.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

دلائی لامہ: تاریخ و مذہبی کردار

Dalai Lama: History and Religious Role

Dr. Muhammad Afzal
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore
Email: afzal.is@pu.edu.pk

Hafiza Farheen Saqib
M.Phil Research Scholar (Specialization in Study of World Religions)
Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

Abstract

The Dalai Lama is the spiritual leader and holds a vital role for the Tibetan people. He is the head of the Gelug school of Tibetan Buddhism and is believed to be the reincarnation of the Bodhisattva of Compassion, Avalokiteshvara. His main responsibilities include providing spiritual guidance to the Tibetan people. The current and 14th Dalai Lama is Tenzin Gyatso, who is believed to be the reincarnation of the 13th Dalai Lama. He is a prominent and widely popular religious leader, known for advocating peace, love, compassion, and inner peace. The Dalai Lama has traveled to many countries and met with renowned world leaders to advocate that Tibet should not be considered a part of China, contrary to China's claims. He maintains that Tibet has its own separate identity and should not be incorporated into China. Tenzin Gyatso opposes China's viewpoint and encourages his fellow Tibetans to stand up against China.

Keywords: Dalai Lama, Reincarnation of Bodhisattva of Compassion, Avalokiteshvara, Tibetan people, Buddhism.

دلائی لامہ معنی و مفہوم

دلائی لامہ تبتی لفظ ہے جس کے معنی "سمندر بھکشو" کے ہیں۔

"چینی کمیونسٹ اتھارٹی کے ظہور تک تبت کا وقتی اور روحانی حکمران۔ تبتی بدھ مت کا سربراہ۔"

آکسفورڈ ڈکشنری میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ

ہر دلائی لامہ کے بارے میں سوچا جاتا ہے کہ وہ بودھی ستوا اولو کیتیشورا کا ایک مختلف اوتار ہے، جو موجودہ دلائی لامہ کی موت کے بعد ایک بچے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔[1]

دلائی لامہ ایک اصطلاح ہے جو دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔ دلائی منگول لفظ ہے جس کا مطلب ہے "سمندر"۔ لامہ سے مراد ہے "گرو، استاد یا پیشوا"۔ پس دلائی لامہ سے مراد ہے وہ استاد یا پیشوا جس کا علم اور مقام سمندر کی طرح عظیم اور گہرا ہے۔[2] لفظی طور پر "عظیم سمندر" (دلائی) "استاد" (لاما)، عنوان تبت کے وقتی اور روحانی رہنما کو نامزد کرتا ہے۔ منگول حکمران التان خان نے اصل میں یہ لقب "تیسرے" دلائی لامہ کو دیا تھا۔[3]

ایک اور جگہ دلائی لامہ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ

تبت کے حکمران اور چیف راہب، جو اولو کیتیشورا کا اوتار مانے جاتے تھے اور سابق دلائی لامہ کی موت کے بعد نوزائیدہ بچوں کے درمیان تلاش کرتے تھے۔ یہ منگولین سے، دلائی لفظ ہے جس کے معنی "سمندر" اور لاما "ایک برہمی پادری" کے برابر مراد لیا جاتا ہے۔[4]

ان سب تعریفات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ دلائی لامہ منگول لفظ "دلائی" سے ماخوذ ہے جس کے معنی "سمندر" کے ہیں اور "لامہ" تبتی لفظ ہے جس کے معنی "بھکشو استاد" کے ہیں۔ دلائی لامہ سے مراد ہے وہ استاد یا پیشوا جس کا علم اور مقام سمندر کی طرح عظیم اور گہرا ہے۔

---

[1] *Definition of Dalai Lama in the US English dictionary, http://oxforddictionaries.com/definition/english/Dalai-Lama accessed 24May 2023.*

[2] *A Dictionary of Philosophy of Religion, edited by Charles Taliaferro, Elsa J. Marty, Page 57)*

[3] *STEPHEN J. LAUMAKIS, An Introduction to Buddhist Philosophy (Cambridge University Press,2008),247. Introduction buddhist philosophy | Non-western philosophy | Cambridge University Press, ISBN-13 978-0-511-38589-6 accessed 24May2023.*

[4] *Dalai Lama, https://www.dictionary.com/browse/dalai-lama accessed on 24May2023.*

دلائی لامہ کے خطاب کا پس منظر

گیلوگ مکتبہ فکر وہ جگہ ہے جہاں سے دلائی لامہ کی تاریخ شروع ہوتی ہے۔ عظیم بدھ مت کے استاد جی سونگکھپا(1357-1419)، جنہوں نے چودھویں صدی میں گانڈن خانقاہ کی بنیاد رکھی، کو گیلوگ مکتبہ فکر کی بنیاد رکھنے کا سہرا جاتا ہے۔ بدھ مت کے اس نئے مکتبہ فکر کی سرحدیں، جو بالآخر گیلوگ اسکول کے نام سے مشہور ہیں، تسونگکھپا کے جانشین کھیڈروپ نے طے کیں۔ تسونگکھپا کے قابل اور ذہین شاگردوں میں سے ایک شاگرد کا نام گیڈون ڈروپا تھا۔ اس کی موت کے بعد اس فرقہ کے علماء نے ایک اور بچے (گیڈون گیاتسو) کو یہ خطاب دیا جس نے نیا جنم لیا ان دونوں بدھ راہبوں کو پہلے دو دلائی لامہ قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن ان کو اپنی زندگی میں دلائی لامہ کا خطاب نہیں ملا۔ دلائی لامہ کا خطاب پہلی دفعہ گیاتسو (1543-1588) سوئم کو اس کی زندگی میں دیا گیا۔ اس کو منگول بادشاہ التان خان نے منگولیا بلایا اور اسے منگول لقب سے نوازا جس کا ترجمہ ہے:

The Vajra-Holder Excellent, Splendid, Meritorious Ocean

تبتیوں نے اس لقب کو مختصر کر کے دلائی کا لفظ اختیار کر لیا اس وقت سے سوئم گیاتسو کو دلائی لاما کہنے لگے اور تمام جانشینوں کو یہ لقب دیا۔ اس وقت چودھویں دلائی لامہ ٹینزن گیسٹو فرقہ کی پیشوائی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

موجودہ تبتی بدھ ازم میں دلائی لامہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ابتدا میں دیگر فرقہ جات کے بڑے لامہ بھی بڑا مقام رکھتے تھے۔ سترہویں صدی سے جب گیلوگ فرقہ کو تبت میں غلبہ ملا، تو دلائی لامہ کی طاقت اور مقام میں اضافہ ہوتا گیا اور اسے تبت میں سب سے بڑے روحانی پیشوا کا مقام حاصل ہو گیا۔ تیرہویں دلائی لامہ نے اپنے دَور میں تبت کی آزادی کا اعلان کیا اور اپنی وفات تک تبت پر حکومت کی۔ 1959ء میں جلاوطنی کے بعد دلائی لامہ کو عالمی لیڈر کے طور پر جانا جانے لگا اور اس کے عزت ووقار میں مزید اضافہ ہوا۔ جلاوطنی کے بعد سے دلائی لامہ نے ہی تمام دیگر فرقوں کی عالمی سطح پر نمائندگی کی۔ پس اب دلائی لامہ کو نہ صرف Gelug School بلکہ تمام دیگر تبتی بدھ فرقوں کا روحانی پیشوا تسلیم کیا جاتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں دلائی لامہ ہی عالمگیر سطح پر بدھ ازم کی پہچان ہے۔[5]

[5] شہود آصف، بدھ رہنما دلائی لامہ کی تاریخ و تعارف https://www.alfazl.com/2020/09/25/23050/ accessed on 24May2023. ,

دلائی لامہ کی تلاش اور اس کے طریقے

تبتی بدھ ازم کے مطابق جب ایک دلائی لامہ وفات پاتا ہے تو اس کی روح چند سالوں بعد ایک نئے جسم میں دوبارہ ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اس نئی پیدائش کو تلاش کیا جاتا ہے۔ دلائی لامہ کی تلاش ایک اہم اور طویل امر ہے۔ دلائی لامہ کی وفات پر تبت کے سرکاری پیشن گو کو نیچینگ اوراکل کی ہدایات کے مطابق نئے دلائی لامہ کی تلاش شروع کی جاتی ہے۔ روایتی طور پر یہ ذمہ داری گیلوگ مکتبہ فکر کے بڑے راہبوں اور تبتی حکومت کی ہے کہ وہ تولوکو (وہ بچہ جس کو نیا دلائی لامہ بننا ہے) کو تلاش کرے۔ تلاش کا یہ کام 2 سے 3 سال تک محیط ہو سکتا ہے۔ عام طور پر دلائی لامہ کی تلاش تبت میں سے ہی کی جاتی ہے لیکن تبت کے علاقہ کے باہر سے بھی دلائی لامہ کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ (چوتھے دلائی لامہ منگولیہ سے تھے، چھٹے دلائی لامہ بھوٹان سے تھے)۔ بڑے لامہ عام طور پر نئے تولوکو (وہ بچہ جس کو نیا دلائی لامہ بننا ہے) اس کو تلاش کرنے کے لیے کئی طریق اختیار کرتے ہیں۔ ان میں ایک طریق یہ ہے کہ لامہ مقدس جھیل لہمولا- تسو کی زیارت کرتے ہیں اور وہاں مراقبہ کرتے ہیں۔ لامہ اس جھیل میں سے کسی نشان کے ظاہر ہونے کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ نشان کوئی کشف یا کسی طرح کا اشارہ بھی ہو سکتا ہے (چودھویں دلائی لامہ کی تلاش اسی جھیل سے ملنے والے اشارہ سے ہوئی۔) تبتی بدھ ازم میں روایتاً کہا جاتا ہے کہ اس جھیل کی محافظ روح پالڈن لہمونے پہلے دلائی لامہ سے عہد کیا تھا کہ وہ دلائی لاموں کے سلسلہ کی حفاظت کرے گی۔

ایک اور طریقہ یہ ہے کہ کسی بڑے لامہ کو خواب میں نئے تولوکو کے بارے میں خبر مل جائے یا اگر دلائی لامہ کی نعش کو جلایا جائے تو لامہ اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ چِتا جلانے کے وقت دھواں کس سمت کو جا رہا ہے تا کہ اس علاقہ سے دلائی لامہ کے نئے جنم کو تلاش کیا جائے۔ اس علاقہ میں پہنچ کر یہ تلاش کیا جاتا ہے کہ کس بچہ کی غیر معمولی پیدائش ہوئی ہے یا اس کی پیدائش کے وقت کوئی نشان ظاہر ہوا ہو۔ جب بڑے لامہ اس گھر اور بچہ تک پہنچ جاتے ہیں جسے وہ دلائی لامہ کا نیا جنم سمجھتے ہیں تو اس بچہ کے کئی امتحان لیے جاتے ہیں۔ وہ اس بچہ کے سامنے کچھ چیزیں رکھتے ہیں جن میں سے بعض گذشتہ دلائی لامہ کی ہوتی ہیں۔ اگر بچہ ان میں سے صحیح چیزوں کو اپنے لیے منتخب کرے تو یہ بات بھی دلائی لامہ کے انتخاب میں ایک اہم نشان ہوتی ہے۔ اگر لاماؤں نے ایک ہی بچہ بطور دلائی لامہ کے منتخب کر لیا ہو تو وہ تین بڑی خانقاہوں کے دیگر اہم راہبوں اور سرکاری نمائندوں کو بلاتے ہیں تا کہ وہ ان کی تلاش کی تصدیق کریں اور پھر وہ مرکزی حکومت کو دلائی لامہ کے مل جانے کی اطلاع دیتے ہیں۔ پھر اس بچہ اور اس کے خاندان کو ڈریپنگ خانقاہ لے جایا جاتا ہے اور اس کی تعلیم و تربیت کی جاتی ہے تا کہ وہ بڑا ہو کر تبتی بدھ ازم

کی قیادت سنبھال سکے۔1751ء میں آٹھویں دلائی لامہ کے انتخاب کے وقت تبت میں تعینات کردہ چینی سفیر اور چینی منچو حکومت نے دلائی لامہ کے انتخاب کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی مگر اس میں زیادہ کامیاب نہ ہوئے۔[6]

اٹھارھویں صدی کے آخر پر1792ء میں منچو بادشاہ قیآن لونگ نے دلائی لامہ کے انتخاب میں ایک اور بات کا اضافہ کیا کہ ایک سے زیادہ امیدوار ہونے پر سونے کی صراحی میں سب امیدواروں کے نام لکھ کر ڈالے جائیں گے اور پھر سر کردہ لامہ، بدھ راہب اور چینی سفیر شاہی محل میں جمع ہو کر اس میں سے ایک نام نکالیں گے اور اس امیدوار کو بطور تولوکو منتخب کیا جائے گا، پھر چینی حکومت اس کی منظوری دے گی۔اس قانون سے منچو بادشاہ کا مقصد یہ تھا کہ دلائی لامہ کے انتخاب پر تبتیوں کی اجارہ داری ختم کر سکے اور نئے تولوکو کی منظوری چینی حکومت دے۔1792ء سے1959ء تک اس چینی قانون پر شاذونادر ہی عمل ہوا کیونکہ تبت میں موجود چینی سفیر زیادہ طاقت ور نہیں ہوتے تھے۔[7]

عصر حاضر میں تبت چینی حکومت اس بات کی مختار ہے کہ وہ نئے دلائی لامہ کے نام کی منظوری دے۔دلائی لامہ اور چین کے کشیدہ تعلقات کی وجہ سے چینی حکومت اس بات کا انتظار کر رہی ہے کہ جیسے ہی دلائی لامہ کی موت ہو جائے تو وہ کسی شخص کو بطور دلائی لامہ یاد کرے جو چین کا حامی ہے۔اِس خدشہ کے پیش نظر ٹیزن گیسٹونے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اُس کا نیا جنم چین میں نہیں ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا نیا جنم نہ ہو، دلائی لامہ کا عہدہ اُسی پر ختم ہو جائے۔ایک موقع پر موجودہ دلائی لامہ نے کہا ہے کہ دلائی لامہ کا منصب اپنے مقصد کو پورا کرلے۔میں چاہتا ہوں کہ میرے بعد کسی شخص کو دلائی لامہ منتخب نہ کیا جائے۔[8]

دلائی لامہ کا تعارف

[6] *M. G. Chitkara, Buddhism, Reincarnation, and Dalai Lamas of Tibet (Delhi : delhi publications,1998)P.121 – 122,ISBAN:978-81-7024-930-6*

[7] *Julia Famularo, Spinning the Wheel: Policy Implications of the Dalai Lama's Reincarnation(Project 2049 Institute,30 January 2012),p12.* https://www.academia.edu/3164690/Spinning_the_Wheel_Policy_Implications_of_the_Dalai_Lamas_Reincarnation

[8] *Amanda Williams, Dalai Lama says there is no need for a successor: Tibetan spiritual leader believes if a weak descendant follows him it will disgrace the position (Mail online,9 September 2014) http://www.dailymail.co.uk/news/article-2748756*

دلائی دلامہ کو تبتی بدھوں کے ہاں ایک اہم اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ اب تک چودھا افراد کو دلائی لامہ ہونے کا اعزاز حاصل ہو چکا ہے، ان کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

پہلا دلائی لامہ Gedun Drupa

پہلے دلائی لامہ کا نام گیڈون ڈتھا۔ اس کی پیدائش وسطی تبت میں 1391ء میں ہوئی۔ اس کے والدین نے اسے پیما دوجے نام دیا۔ اس کے گھر والے خانہ بدوش تھے۔ سات سال کی عمر تک اِس نے بکریاں چرائیں۔ پھر مذہبی علوم کی تحصیل شروع کی۔ 14 سال کی عمر میں اس نے نار تھانگ خانقاہ کے نگران کی شاگردی اختیار کی، جس نے اسے یہ نام دیا۔ 1416ء میں اس نے سونگ کھاپا کی شاگردی اختیار کی۔ انھوں نے اسے نشان کے طور پر چوغا دیا اور کہا کہ میرا یہ شاگرد تبت میں بدھ مذہب پھیلائے گا۔ گیڈون ڈروپا، پہلا دلائی لامہ، ایک ممتاز اسکالر کے طور پر جانا جاتا تھا۔ اس نے بدھ کی تعلیمات اور فلسفے کے بارے میں اپنی سمجھ پر آٹھ سے زیادہ ضخیم کتابیں شائع کیں۔ 1474ء میں اس کی وفات ہوئی۔[9]

دوسرا دلائی لامہ Gedun Gyatso

گیڈون گیاتسو، دوسرا دلائی لامہ، سن 1475 میں وسطی تبت کے سانگ علاقے میں شگتسے کے قریب تناگ سیکمے میں کسانوں کنگا گیلٹسو اور مچک کنگا پیمو کے ہاں پیدا ہوا۔ اس کے والد نینگماپا فرقے کے ایک مشہور رکن اور ایک تانترک پریکٹیشنر تھے۔ گیڈون گیاتسو نے مبینہ طور پر اپنے والدین کو بتایا کہ وہ دلائی لامہ ہے۔ جب اس کی ماں حاملہ ہوئی تو اس کے والد نے ایک خواب دیکھا جس میں ایک سفید پوش نمودار ہوا اور اس نے ہدایت کی کہ وہ اپنے بیٹے کا نام گیڈون گیاتسو رکھیں۔ اعداد و شمار نے یہ بھی پیش گوئی کی ہے کہ اس کے بچے میں اپنی پچھلی زندگی کو یاد رکھنے کی صلاحیت ہوگی۔ اس نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، اور گیارہ سال کی عمر میں، تاشی لونپو خانقاہ نے انہیں دلائی لامہ کے اولین اوتار کے طور پر مقرر کیا۔ وہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے ڈریپنگ اور تاشی لونپو خانقاہوں میں گئے۔

1517 میں گیلوگپا فرقے کی تین بڑی خانقاہی یونیورسٹیوں: سیرا، ڈریپنگ اور گیڈن کے راہبوں کے ساتھ تہواروں کی صدارت کی۔ 1542 میں 67 سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا۔[10]

---

[9] *SHORT BIOGRAPHIES OF PRIEVIOUS DALAI LAMAS, www.dalailama.com Asscessed on 25May 2023.*

[10] *Ibit*

تیسرا دلائی لامہ Sonam Gyatso

سونم گیا تسو، تیسرا دلائی لامہ، 1543 میں لہاسا کے قریب ٹولنگ میں امیر والدین نمگیال ڈریکپا اور پیلزوم بھوٹی کے ہاں پیدا ہوئے۔ اس کے والدین نے اپنے نوزائیدہ بیٹے کا نام رانو سیچو پیلزانگ رکھا، جس کا مطلب ہے "بکری کے دودھ سے بچایا ہوا خوشحال،" کسی بھی آفت سے بچنے کے لیے جو اسے ان سے دور لے جائے۔ ان کے والدین کے ان سے پہلے بھی بچے تھے، لیکن ان سب کا انتقال ہو چکا تھا۔

تبت کے شہنشاہ سونم ڈکپا گیالٹسن اور پنچین سونم ڈکپا نے انہیں 1546 میں گیڈون گیا تسو کے تناسخ کے طور پر تسلیم کیا، جب وہ صرف تین سال کے تھے۔ ایک بڑا جلوس انھیں ڈریپنگ خانقاہ تک لے گیا، جہاں وہ تخت نشین ہوئے اور ان کے بال کٹوائے گئے تا کہ وہ دنیا کو مسترد کر دیں۔ انھوں نے گیلیک پالسانگ سے گیلونگ منتیں (بھکشو کی مکمل تعلیم) کو اس وقت قبول کیا جب وہ بائیس سال کے تھے۔ انھوں نے اپنے مذہبی فرائض کی انجام دہی میں مدد کے لیے 1574 میں فینڈے لیکشے لنگ کی بنیاد رکھی۔ اسے آج بھی دلائی لامہ کی نجی خانقاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اب یہ نمگیال خانقاہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ منگول حکمران التاخان نے اپنے دور حکومت میں انہیں دلائی لامہ کے خطاب سے نوازا، جس کا لفظی ترجمہ "Ocean of Wisdom" ہے۔ اس کے جواب میں، دلائی لامہ نے التآخان کو "برہما" کا خطاب دیا، جو مذہب کا حکمران تھا۔ 1588 میں منگولیا میں تحقیق کے دوران ان کا انتقال ہو گیا۔[11]

Yonten Gyatso چوتھا دلائی لامہ

چوتھے دلائی لامہ یونٹین گیا تسو، منگولیا میں 1589 میں ایک چوکر قبائلی سردار اور التان خان کے پوتے اور اس کی دوسری بیوی فاخین نولا کے ہاں پیدا ہوئے۔

تیسرے دلائی لامہ کے حقیقی تناسخ کو گاڈن خانقاہ کے مٹھاس نے پہچانا، جس نے انہیں ریاستی اوریکلز کی پیشین گوئیوں اور پیدائش کے وقت خوش قسمتی کے اشاروں کے ساتھ یونٹین گیاسو کا نام دیا۔ منگولیا میں اس کی بنیادی مذہبی تعلیم تبتی لاما نے فراہم کی تھی۔ انھوں نے 1614 میں چوتھے پنچین لاما، لوبسانگ چوگیال سے گیلونگ منتیں (مکمل بھکشو تعلیم) حاصل کی۔ بعد

[11] *Ibit*

میں، وہ سیر ا اور ڈرپینگ کی خانقاہوں میں مٹھاس (راہبوں کا سربراہ) کے عہدے پر فائز ہوئے۔ 1617 میں ستائیس سال کی عمر میں ڈرپینگ خانقاہ میں ان کا انتقال ہوا۔[12]

پانچویں دلائی لامہ Lobsang Gyatso

لوبسانگ گیاتسو، پانچویں دلائی لامہ، 1617 میں لوکا چنگوار تکتسے میں، ڈوڈل ربطین اور کنگا لہنزی کے قریب، لہاسا کے جنوب میں پیدا ہوئے۔ جب چوتھے دلائی لامہ کی چیف اٹینڈنٹ سونم چوفیل کو چونگ گیا لڑکے کی غیر معمولی صلاحیت کا علم ہوا تو وہ اس نوجوان سے ملنے گئے اور اسے وہ چیزیں دکھائیں جو پچھلے دلائی لامہ کی تھیں۔ لڑکے نے فوراً ان کی ملکیت کا دعویٰ کیا۔ ہنگامہ خیز سیاسی ماحول کی وجہ سے سونم چوفیل نے پانچویں دلائی لامہ کی دریافت کو خفیہ رکھا۔ حالات پر سکون ہونے کے بعد، تیسرا پنچین لامہ، لوبسانگ چوگیال، پانچویں دلائی لامہ کو ڈرپینگ خانقاہ میں لے گئے جہاں انہیں لوبسانگ گیاتسو کا نام دیا گیا اور ایک راہب کے طور پر مقرر کیا گیا۔

منچو کے حکمران سنزی نے دلائی لامہ کو 1649 میں پیکنگ میں مدعو کیا۔ شہنشاہ کے وزیر اور فوجی کمانڈر نے ان کا استقبال کیا۔ شہنشاہ نے چین کے دارالحکومت میں پیلا محل خاص طور پر دلائی لامہ کے لیے بنایا تھا۔ دلائی لامہ اور شہنشاہ نے اپنی رسمی ملاقات کے بعد خطابات کا تبادلہ کیا۔ دلائی لامہ نے 1653 میں ایک بار پھر تبت کا دورہ کیا۔ پانچویں دلائی لامہ کو سنسکرت میں مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے کئی کتب ترتیب دیں جن میں سے ایک شاعری کی کتاب بھی تھی۔ اس کے علاوہ، انھوں نے دو تعلیمی ادارے بنائے جہاں عام اور خانقاہی اہلکار، علم نجوم، شاعری اور منگول زبان سیکھ سکتے تھے۔ وہ 1682 میں 65 سال کی عمر میں پوٹالا محل کی تعمیر مکمل کیے بغیر انتقال کر گئے۔[13]

چھٹا دلائی لامہ Tsangyang Gyatso

تاشی تنزین اور تسیوانگ لہمو نے 1682 میں چھٹے دلائی لامہ، سانگیانگ گیاتسو کو مون توانگ ضلع میں جنم دیا جو کہ اب اروناچل پردیش، ہندوستان ہے۔ دیسی سانگے گیاتسو نے پانچویں دلائی لامہ کی ہدایات پر عمل کیا اور پوٹالا محل کی تعمیر کے لیے ان کے انتقال کو پندرہ سال تک خفیہ رکھا۔ بتایا گیا ہے کہ دی گریٹ ففتھ، اپنی طویل انخلاء کے ساتھ جاری تھا۔ اس وقت تک اس بات کو خفیہ رکھا گیا جب تک معلوم نہ ہو گیا کہ مون میں ایک نوجوان غیر معمولی ہنر رکھتا ہے۔ اس لڑکے کو 1688 میں لہاسا کے قریب واقع قصبے نانکارتسے لے جایا گیا۔ وہ وہاں 1697 تک مقرر کردہ افراد کے ذریعہ تعلیم حاصل کرتے تھے۔ دیسی

[12] *Ibit*
[13] *Ibit*

(راہب) نے پانچویں پنچن لاما، لوبسانگ یشی، کو ناکارتسے میں بلایا، جہاں اس نوجوان کو نو سکھیئے راہب کی قسمیں دی گئیں اور تبت کی دوسری اعلیٰ ترین مذہبی شخصیت نے اسے تسانگ گیانگ گیاسو کا نام دیا۔ چودہ سالہ نوجوان کو 1697 میں چھٹے دلائی لامہ کے طور پر ایک تقریب کے دوران مقرر کیا گیا تھا جس میں شہنشاہ کانگ سی، سیرا، گاڈن، اور ڈریپنگ خانقاہوں، منگول سرداروں اور لہاسا کے لوگوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی تھی۔ نوجوان دلائی لامہ اس وقت پریشان ہوا جب گشیر خان کے رشتہ دار دیسی اور لہسانگ خان میں لڑائی ہوگئی اور بعد میں دیسی سنگیا گیاتسو کو مار ڈالا۔ اس نے اپنی خانقاہی تعلیم ترک کر دی اور باہر رہنے کا فیصلہ کیا۔ اس کا پوری طرح سے مقرر کردہ قسمیں لینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ درحقیقت، اس نے شیگاٹسے میں پنچن لامہ سے ملنے اور ان سے معافی کی درخواست کرتے ہوئے ایک نو آموز راہب کی منت کو بھی مسترد کر دیا۔ پوٹالا محل میں رہنے کے باوجود، اس نے قریبی شہروں کا سفر کیا اور اپنے دن محل کے پیچھے پارک میں اپنے دوستوں کے ساتھ گزارے اور اپنی راتیں لہاسا اور شول (پوٹالا کے نیچے ایک خطہ) کی شراب خانوں میں چانگ پیتے اور گانے گاتے رہے۔ انہوں نے مختلف نظمیں تصنیف کیں اور ان کا شمار ایک قابل ذکر شاعر اور ادیب کے طور پر کیا جاتا تھا۔ انھیں 1706 میں چین مدعو کیا گیا لیکن راستے میں ہی اس کا انتقال ہو گیا۔[14]

ساتویں دلائی لامہ Kelsang Gyatso

تبتیوں کا خیال تھا کہ تسنگیانگ گیاتسو نے کھام میں لیتھانگ میں اپنے دوبارہ جنم لینے کی پیشین گوئی کی تھی جب اس نے مندرجہ ذیل گیت ترتیب دیے تھے۔

سفید کرین، مجھے اپنے پر دے دو۔
میں صرف لیتھانگ جا رہا ہوں۔
اس کے بعد، دوبارہ واپس آتا ہوں۔[15]

درحقیقت، چھٹے لاما کی رخصتی کے دو سال بعد، سونم درگیا اور لوبسانگ چوتسو نے 1708 میں لیتھانگ میں ساتویں دلائی لامہ کو جنم دیا۔ نوزائیدہ بچے کے معجزات نے تھپٹن جمپالنگ خانقاہ کو حیران کر دیا، جسے تیسرے دلائی لامہ نے لتھانگ میں تعمیر کیا تھا،

---

[14] Ibit

[15] M. G. Chitkara, Buddhism, Reincarnation, and Dalai Lamas of Tibet (Delhi: delhi publications,1998) P.1 10,ISBAN:978-81-7024-930-6

اور لیتھانگ کے ریاستی اوریکلز نے پیشین گوئی کی تھی کہ یہ بچہ دلائی لامہ کا اوتار ہو گا۔ اگلے دلائی لامہ کو اس کے بجائے کمبم خانقاہ لے جایا گیا، جہاں انہیں نگاوانگ لوبسانگ ٹینپائی گیلٹسن نے مقرر کیا تھا۔ انھیں 1720 میں پوٹالا محل میں تاج پہنایا گیا تھا اور اسے پنچین لوبسانگ یشی نے کیلسانگ گیاتسو کا نام دیا تھا، جس نے اسے راہبیت کی نئ قسمیں بھی دی تھیں۔ 43 سال کی عمر میں، انہوں نے 1751 میں تبتی حکومت کو چلانے کے لیے 'کاشگ' یا وزراء کی کونسل قائم کی۔ دلائی لامہ تبت کی روحانی اور حکومتی شخصیت کے طور پر نمایاں ہوئے۔ ساتویں دلائی لامہ ایک شاندار اسکالر تھے جنہوں نے متعدد اشاعتیں لکھیں، جن میں سے اکثر تنتر پر مرکوز تھیں۔ سانگیانگ گیاتسو کے برعکس، وہ ایک مشہور شاعر تھا جس نے روحانی مضامین پر توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے اپنے غیر پیچیدہ اور پاکیزہ طرز زندگی سے تمام تبتیوں کے دل موہ لیے۔ 1757 میں ان کا انتقال ہوا۔[16]

آٹھویں دلائی لامہ Jamphel Gyatso

جمفیل گیاتسو، آٹھویں دلائی لامہ، 1758 میں جنوب مغربی تبت کے سانگ علاقے تھوبگیال، لہری گینگ میں پیدا ہوئے۔ سونم دھرگے، اس کے والد، اور اس کی والدہ، پھنٹسوک وانگمو، دونوں کا تعلق کھم سے تھا اور وہ دھرلا تسگیال نامی ایک افسانوی ہیرو دنیا کی واحد زندہ مہاکاوی "گیسر" کو آج تک ہمارے پاس محفوظ کیا گیا ہے اور یہ نہ صرف ہومر (کی نسل سے ہیں جو گیسر مہاکاوی کی مہاکاوی کی طرح مشہور ہے بلکہ ایک تبتی انسائیکلوپیڈیا بھی ہے جو برف سے ڈھکی سطح مرتفع میں ملک کی تبدیلیوں کو ریکارڈ کرتا ہے۔) میں شائع ہوا تھا۔ اس کی پیدائش کے فوراً بعد، جمفیل گیٹسو کو آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہوئے باقاعدگی سے مسکراتے ہوئے دیکھا گیا۔ اسے مراقبہ کے لیے کمل کی پوزیشن (یوگا) میں بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بھی دیکھا گیا۔ جب وہ ڈھائی سال کا تھا، تو انہوں نے لڑکے کو شیگاتسے کی تاشی لونپو خانقاہ میں لے جایا جہاں انہوں نے شناخت کی تقریب منعقد کی اور پنچین لامانے بچے کا نام جمفیل گیاتسو رکھا۔ نوجوان کو 1762 میں لہاسا کے پوٹالا محل میں وہاں کی قیادت کے بعد تاج پہنایا گیا۔ جب وہ سات سال کا تھا تو اس نے پنچین لامہ سے راہبیت کی نئ منتیں حاصل کیں، اور 1777 میں اسے مکمل طور پر مقرر کیا گیا۔ آٹھویں دلائی لامہ ایک زبردست روحانی میراث چھوڑنے کے علاوہ لہاسا کے مضافات میں مشہور نوربولنگکا پارک اور سمر پیلس بنانے کے ذمہ دار تھے۔ 1804ء میں ان کا انتقال سینتالیس سال کی عمر میں ہوا۔[17]

Lungtok Gyatso نویں دلائی لامہ

---

[16] *SHORT BIOGRAPHIES OF PRIEVIOUS DALAI LAMAS, https://www.dalailama.com/the-dalai-lama/previous-dalai-lamas/previous-dalai-lama , Asscessed on 25May 2023.*

[17] *Ibit*

ٹیزن چوکیونگ اور دھونڈپ ڈولما نویں دلائی لامہ، لنگٹوک گیاتسو کے والدین تھے، جو 1805 میں خم کے ایک چھوٹے سے قصبے ڈین چوکور میں پیدا ہوئے تھے۔ آٹھویں دلائی لامہ کے تناسخ کے طور پر شناخت ہونے کے بعد اسے 1807 میں کافی دھوم دھام سے انہیں لہاسا لے جایا گیا۔ انہیں 1810 میں پوٹالا پیلس میں اقتدار پر فائز کیا گیا ہ 1815 میں نو سال کی ناقابل یقین حد تک کم عمری میں المناک طور پر انتقال کر گئے۔[18]

دسویں دلائی لامہ Tsultrim Gyatso

تسلٹریم گیاتسو، دسویں دلائی لامہ، 1816 میں لتھنگ، خام میں لوبسانگ ڈاکپا اور نمگیال بھوٹی کے ہاں پیدا ہوئے۔ انہیں 1822 میں پوٹالا محل میں تسلیم کیا گیا اور اسی سال، ٹینپائی نیاما، پنچین لاما، جس نے اسے تسلٹریم گیاتسو کا نام دیا، اسے خانقاہی زندگی کی اپنی نوخیز منتیں عطا کیں۔ انہوں نے متعدد بدھ فلسفیانہ ادب کا مطالعہ کیا اور ستر ا اور تنتر دونوں میں مہارت حاصل کی۔ انہوں نے 1831 میں پوٹالا محل کو دوبارہ تعمیر کیا لیکن ان کی مسلسل بیماری کی وجہ سے، وہ 1837 میں انتقال کر گئے.[19]

گیارہویں دلائی لامہ Khedrup Gyatso

کھیڈروپ گیاتسو، گیارہویں دلائی لامہ، 1838 میں تسیتن دھونڈپ اور ینگڈرنگ بھوٹی کے ہاں گتھر، کھام منیک میں پیدا ہوئے۔ تنپی نیپا کے بعد، پنچین لامانے اسے 1841 میں نئے دلائی لامہ کے طور پر تسلیم کیا، اس نے اپنے بال کٹوائے اور اسے کھیڈروپ گیاتسو کا نام دیا گیا۔ 1842 میں پوٹالا پیلس میں اس کی تاج پوشی کی گئی، اور گیارہ سال کی عمر میں، اس نے پنچین لامہ کی نئے راہب بننے کی قسم کو قبول کیا۔ اپنی جوانی کے باوجود، اس نے تبتی لوگوں کی دعوت کو قبول کیا کہ وہ اپنے روحانی اور سیاسی رہنما کے طور پر خدمت کریں۔ لیکن 1856 میں، وہ پوٹالا محل میں غیر متوقع طور پر انتقال کر گئے۔[20]

بارہویں دلائی لامہ Trinley Gyatso

بارہویں دلائی لامہ، ٹرنلے گیاتسو، 1856 میں لہاسا کے قریب ایک قصبے لوکا میں پیدا ہوئے جو پھنٹسوک تسیوانگ اور تسیرنگ یوڈون کا گھر ہے۔ اس چھوٹے لڑکے کو 1858 میں لہاسا لے جایا گیا، ریجنٹ ریٹنگ نگاوانگ یشی تسلٹریم گیلٹسن نے اسے ٹرنلے گیاتسو کا نام دیا۔ وہ 1860 میں پوٹالا پیلس میں تخت نشین ہوئے، جب وہ پانچ سال کے تھے اور انہوں نے گاڈن تخت کے حامل

---

[18] *Ibit*

[19] *Ibit,26May 2023*

[20] *M. G. Chitkara, Buddhism, Reincarnation, and Dalai Lamas of Tibet (Delhi : delhi publications,1998)P.135,ISBAN:978-81-7024-930-6*

لوبسانگ کھنز اب سے راہبیت کی نئی قسمیں لی تھیں۔ ان کا انتقال 1875 میں پوٹالا پیلس میں ہوا جب ان کی عمر بیس سال تھی۔[21]

Thupten Gyatso تیرھویں دلائی لامہ

تھپٹن گیاتسو، تیرھویں دلائی لامہ، 1876 کے فائر ماؤس سال میں لانگڈون، ڈاگپو، وسطی تھاکپو تبت میں کنگار نچن اور لوبسانگ ڈولما نامی ایک کسان جوڑے کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ ان کی شناخت 12 ویں دلائی لامہ کے تناسخ کے طور پر ہوئی تھی۔ ریاست اور ریکل نیچنگ کی پیشین گوئیوں اور اس کی جائے پیدائش پر دیگر ساز گار شگون کا نتیجہ ہے پھر اسے لہاسہ لے جایا گیا۔ 1879 میں پوٹالا پیلس کے عظیم الشان استقبالیہ ہال میں تخت پر بٹھایا گیا۔ تبتیوں نے 1911 میں مانچو خاندان کے زوال کو تبت سے مانچو کی باقی ماندہ فوجوں کو نکالنے کے ایک موقع کے طور پر استعمال کیا۔ جب پانچویں دلائی لامہ اقتدار میں تھے، دلائی لامہ نے سیاسی طاقت کی اس سطح کا استعمال کیا جو پہلے نہیں دیکھا گیا تھا۔ دلائی لامہ نے تبت کو جدید بنانے کے لیے کام کیا جب کہ بیک وقت تبتی خانقاہی نظام کے کچھ انتہائی سخت پہلوؤں کو ختم کرنے کا مقصد تھا۔ دلائی لامہ نے پہلے تبتی بینک نوٹ اور سکے متعارف کروائے جب وہ ہندوستان میں جلاوطنی میں تھے اور عصری دنیا نے ان پر سحر طاری کیا۔ اس نے 13 فروری 1913 کو تبت کی آزادی کی تصدیق کرتے ہوئے پانچ نکاتی اعلامیہ جاری کیا۔ مزید بر آں، اس نے تبت میں پہلا ڈاک خانہ کھولا اور 1913 میں چار نوجوان تبتیوں کو انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلینڈ بھیجا۔ اس نے تبت کی فوجی طاقت کو تقویت دینے کے لیے 1914 میں تبتی فوج کے لیے خصوصی تربیت کا اہتمام کیا۔ مخصوص قدیم تبتی طب اور علم نجوم کے طریقوں کے تحفظ کے لیے، اس نے 1917 میں لہاسا میں مین-سی-کھانگ (تبتی طب اور علم نجوم کا ادارہ) قائم کیا۔ کھنگ۔ اس نے تبتی آبادی کی حفاظت اور بہبود کو یقینی بنانے کے لیے 1923 میں لہاسا میں ایک پولیس ہیڈ کوارٹر بنایا۔ اس نے اسی سال گیلٹسے میں تبت کا انگریزی زبان کا پہلا اسکول کھولا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ تبت کو جدید بنانے میں کامیاب ہونے سے پہلے وہ 58 سال کی عمر میں 1933 میں انتقال کر گئے۔[22]

---

[21] *Ibit,137-138.*

[22] *Jane Ardley, The Tibetan Independence MovementPolitical, Religious and Gandhian Perspectives(USA:RoutledgeCurzon,2002),12,ISBAN: 9781138862647*

Tenzin Gyatsoچودھویں دلائی لامہ

وہ 6 جولائی 1935 کو شمالی تبت کے علاقے تکتسر، امدو کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک کاشتکار خاندان میں پیدا ہوئے۔ چھوٹا بچہ، جو اس وقت لہمو دھونڈپ کے نام سے جانا جاتا تھا، اس کی شناخت پچھلے 13 ویں دلائی لامہ، تھوبٹن گیاتسو کے طور پر دو سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ ہمدردی کا بودھی ستوا اور تبت کے سرپرست سنت، چنریزگ کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دلائی لاما کے طور پر ظاہر ہوئے ہیں۔ بودھی ستوا ایسے انسان ہیں جنہوں نے انسانیت کی مدد کے لیے اس سیارے پر واپس آنے کا وعدہ کیا ہے اور تمام جذباتی مخلوقات کے فائدے کے لیے بدھیت حاصل کرنے کی خواہش سے متاثر ہیں۔ چین نے 1950 میں تبت پر حملہ کرنے کے بعد، اسے مکمل سیاسی اختیار حاصل کرنے کے لیے کہا گیا۔ انہوں نے 1954 میں بیجنگ کا دورہ کیا اور ماوزے تنگ، ڈینگ شیاؤپنگ اور چو این لائی سمیت دیگر چینی رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں۔ آخر کار، تقدس مآب کو 1959 میں جلاوطنی اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا جب چینی فوجیوں نے لہاسا میں تبت کی قومی تحریک کو بے دردی سے ختم کر دیا۔ تب سے وہ شمالی ہندوستان کے دھرم شالہ میں مقیم ہے۔

مرکزی تبت انتظامیہ نے، اقوام متحدہ سے التجا کی کہ تبت کے مسئلے کو جلاوطنی کے دوران زیر غور لایا جائے۔ 1959، 1961 اور 1965 میں جنرل اسمبلی نے تبت پر تین قراردادیں منظور کیں۔

جمہوری طرز عمل

1963 میں، انہوں نے تبتیوں کی مدد کرنے کا منصوبہ بنایا جنہیں اپنا ملک چھوڑنا پڑا۔ اس منصوبے میں تبتیوں کو یہ اجازت دی کہ وہ آزادانہ طور پر اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔ اس میں تبتیوں کی مدد کے لیے قواعد بھی شامل تھے۔ 1992 میں مستقبل کے آئین کے لیے آزاد تبت میں سنٹرل تبتی انتظامیہ کی طرف سے رہنما خطوط پیش کیے گئے تھے۔ یہ تجویز کیا گیا تھا کہ اگر تبت کو آزاد کیا جاتا ہے تو سب سے پہلے ایک عبوری انتظامیہ قائم کرنا ہوگی، جس کا بنیادی فرض ایک آئینی اسمبلی کا انتخاب کرنا ہوگا جو تبت کے لیے ایک جمہوری آئین کا مسودہ تیار کرے اور اسے منظور کرے۔

قیامِ امن کے لئے اقدامات

تبت کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے پرامن حل کی طرف پہلے قدم کے طور پر، انہوں نے 21 ستمبر 1987 کو واشنگٹن ڈی سی میں امریکی کانگریس کے اراکین سے خطاب میں تبت کے لیے ایک پانچ نکاتی امن منصوبہ پیش کیا۔ منصوبے کے پانچ اہم اجزاء درج ذیل تھے:

1- تبت کا مجموعی طور پر ایک پرامن خطے میں تبدیل ہونا۔

2- چین کے آبادی کی منتقلی کے پروگرام کو ترک کرنا، جو تبتی لوگوں کے وجود کو خطرے میں ڈالتا ہے۔

3- تبتی عوام کی جمہوری آزادیوں اور بنیادی انسانی حقوق کا احترام۔

4- تبت کے قدرتی ماحولیاتی نظام کو بحال اور محفوظ کیا جانا چاہیے، اور چین کو تبت کے جوہری ہتھیار بنانے اور تابکار فضلہ پھینکنے کے لیے استعمال کرنا بند کرنا چاہیے۔

5- تبت کی مستقبل کی حیثیت اور تبتی اور چینی عوام کے درمیان تعلقات کے مستقبل پر سنجیدہ بات چیت کا آغاز۔

عالمگیر شہرت

دلائی لامہ امن پسند آدمی ہیں۔ تبت کو آزاد کرانے کے لیے ان کی عدم تشدد مہم کے لیے انھیں 1989 میں امن کا نوبل انعام ملا۔ یہاں تک کہ زبردست دشمنی کے باوجود، انہوں نے مسلسل عدم تشدد کی پالیسیوں کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے دنیا بھر میں ماحولیاتی مسائل میں اپنی دلچسپی کی وجہ سے پہچان حاصل کرنے والے پہلے نوبل انعام یافتہ کے طور پر بھی تاریخ رقم کی۔ وہ چھ مختلف براعظموں میں 67 سے زیادہ ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ امن، عدم تشدد، بین المذاہب افہام و تفہیم، عالمگیر ذمہ داری، اور ہمدردی کے اپنے پیغام کے اعتراف میں، انہوں نے 150 سے زیادہ تعریفی اسناد، اعزازی ڈاکٹریٹ، انعامات وغیرہ حاصل کیے ہیں۔ اس کے علاوہ، انہوں نے 110 سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں یا ان پر تعاون کیا ہے۔[23]

سیاست سے استعفی

انہوں نے 14 مارچ 2011 کو ایک خط کے ذریعے تبت کے عوام کے نائبین کی اسمبلی (تبتی پارلیمنٹ میں جلاوطن) کی درخواست کی، حالانکہ وہ تبتیوں کے جلاوطنی کے چارٹر کے تحت تکنیکی طور پر ریاست کے سربراہ تھے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ

[23] *Nagle, Jeanne The Dalai Lama: Spiritual Leader of the Tibetan People. ISBN 9781622754410. Archived from the original on 10 April 2023. Retrieved 25May2023.*

وہ اس رواج کو ختم کر رہے ہیں جس کے ذریعے دلائی لامانے تبت کی سیاست اور روحانیت پر حکومت کی تھی۔ یہ واضح کیا کہ تبت کے سیاسی معاملات کی تمام رسمی ذمہ داری جمہوری طور پر منتخب حکام کے پاس جائے گی۔ دلائی لاما کی سرکاری رہائش گاہ اور دفتر گانڈن فونڈنگ، اب سے صرف اس مقصد کو پورا کرے گا۔[24]

دلائی لامہ اور چین سے تعلقات

ایک پس منظر کے مطابق، 17 نکاتی معاہدے پر چین اور تبت کے نمائندوں نے 1951 میں دستخط کیے تھے، اور اس میں تبت کی روایتی حکومت اور مذہب کو برقرار رکھنے کے لیے چین نے عزم کیا تھا۔ یہ اس وقت ہوا جب چین نے 1949-1950 میں تبت پر حملہ کیا، تبتی فوج کو شکست دی، اور ملک کے ایک بڑے حصے پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ تبتی، بیجنگ پر معاہدے کو توڑنے کا الزام لگاتے ہیں۔ 1959 کی تبتی بغاوت کے نتیجے کے طور پر، 14 ویں دلائی لامہ اور ان کے پیروکاروں کی کافی تعداد کو ہندوستان فرار ہونے پر مجبور ہو گئے۔

17 نکاتی معاہدے پر تنازعہ

تبت کی پرامن آزادی کے لیے اقدامات کا معاہدہ اس کا مکمل عنوان تھا۔ چینیوں کے تبت پر حملہ کرنے، اس کے مشرقی اور شمالی علاقوں پر قبضہ کرنے اور مزید آگے بڑھنے کی دھمکی دینے کے بعد، اس پر دستخط کیے گئے۔ قدرتی طور پر، وہ مذاکرات کی میز پر مضبوط پوزیشن میں تھے۔ جلاوطن تبتی حکومت نے بعد میں زور دے کر کہا کہ یہ معاہدہ میں تبتیوں کو مجبور کیا گیا تھا، حالانکہ چینیوں کے اصرار کے باوجود کہ یہ ایک دوستانہ اور باہمی انتظام تھا اور تبتیوں نے اس پر دستخط کیے تھے۔

بھارت نے تبت کے دعوے کی واضح طور پر حمایت نہیں کی، لیکن اس نے نئی دہلی سے ایک بیان میں کہا کہ تبت کے مشرقی اور شمالی علاقوں پر چین کے حملے اور کنٹرول کی وجہ سے بلاشبہ تبتی مذاکرات کے دوران دباؤ کا شکار ہوں گے۔ 1950 میں بیجنگ کو بھیجے گئے ایک نوٹ میں، بھارتی وزارت خارجہ نے کہا کہ پرامن بات چیت شاید ہی چینی حکومت کے تبت پر حملہ کرنے کے حکم کے موافق ہو سکتی ہے، اور تبتیوں کو اس بات کی فکر ہو گی کہ کوئی بھی بات چیت جبر کے تحت ہو گی۔ اور حکومت ہند کے خیال میں چین یا امن کے مفادات میں اسے نہیں دیکھا جاسکتا۔

---

[24] BRIEF BIOGRAPHY,14TH DALAILAMA, , www.dalailama.com http://www.dalailama.com/biography/a-brief-biography Asscessed on 26May 2023.

معاہدے کی خلاف ورزی

تبتیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی ضمانتوں کے باوجود، چینیوں نے تبتی حکومت کو کمزور کیا، کمیونسٹ چینی پالیسیوں کو نافذ کیا، اور علاقے میں فوجیوں کی تعداد کو بڑھایا۔ کمیونسٹ زمینی اصلاحات کے بعد یہ علاقہ ہلچل کا شکار تھا۔ چینی حکومت کے ساتھ بڑھتی ہوئی ناخوشی کے نتیجے میں، تبتی رہنما 14ویں دلائی لامہ 1959 کی ناکام بغاوت میں ہندوستان فرار ہونے پر مجبور ہوئے۔

وجۂ تنازعہ

تیسرا نکات، "تبتی عوام کو مرکزی عوامی حکومت کے متحد اختیار کے تحت قومی اور علاقائی خود مختاری کا استعمال کرنے کا حق حاصل ہے۔"

چوتھا نکات "مرکزی حکومت تبت کے موجودہ سیاسی ڈھانچے کو تبدیل نہیں کرے گی۔ دلائی لامہ کی قائم کردہ حیثیت، ذمہ داریوں اور اختیارات کو بھی مرکزی حکام کے ذریعے تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ تمام درجوں کے اہلکار اپنے عہدوں پر کام کرتے رہیں گے۔

ساتواں نکات "لاما خانقاہوں کی حفاظت کی جائے گی، اور تبتی لوگوں کے مذہبی عقائد، رسم و رواج اور طریقوں کا احترام کیا جائے گا۔"

گیارہویں نکتے میں لکھا ہے، "تبت کی مقامی حکومت کو اپنی مرضی سے اصلاحات کرنی چاہئیں، اور لوگوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے اصلاحات کے مطالبات تبت کے سرکردہ اہلکاروں کے ساتھ مشاورت کے ذریعے طے کیے جائیں گے۔"

"میرے لوگوں اور ملک کو مکمل تباہی سے بچانے" کے لیے دلائی لامہ نے معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ سی ٹی اے کا دعویٰ ہے کہ اس نے 1959 تک اسے برقرار رکھنے کی کوشش کی، جب کہ چین کے مخالف جذبات عروج پر تھے۔ سی ٹی اے کے مطابق، چینیوں نے تبت میں "مرکزی حکومت کے اعضاء داخل کیے"، اور پیپلز لبریشن آرمی کی حمایت سے، ان اعضاء نے "تبت حکومت سے تمام اختیارات چھین لیے۔" تبت جرنل میں شائع ہونے والے 2011 کے ایک مقالے میں سی ٹی اے کے مطابق، تبتی عوام کی خواہشات کے خلاف خم اور امدو [تبت کے علاقوں] میں کمیونسٹ اصلاحات نافذ کی گئیں، تبتی طرز زندگی کو زبردستی تبدیل کیا گیا، اور سینکڑوں تبتی مذہبی اور ثقافتی ادارے تباہ ہو گئے۔ اس کے جواب میں، تبتیوں نے چینیوں کے خلاف تشدد کا رخ کیا۔ ہزاروں تبتی لڑائیوں میں اپنی جانیں گنوا بیٹھے؛ زیادہ کو قید اور لاپتہ کر دیا گیا۔

تنازعہ کی بنیاد

اسکالرز کے مطابق، تبت اور چین کے درمیان تعلقات پیچیدہ ہیں کیونکہ تبت کی آزادی کے ثبوت کے باوجود، کسی بھی غیر ملکی حکومت نے اسے تسلیم نہیں کیا، اور اس لیے کہ بیجنگ کے ساتھ لہاسا کے تعلقات کو کبھی کبھار محکومی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ تبتیوں نے ابتدا میں آزادی کا مطالبہ کیا تھا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ، ان کی جلاوطن حکومت اور دلائی لامہ نے اپنے موقف کو ایک "درمیانی راستے" کی طرف موڑ دیا ہے، جس میں حقیقی آزادی کے بغیر پر امن بقائے باہمی کے لیے بیجنگ کے ساتھ معاہدہ کرنا پڑے گا۔

چین اور تبت تنازعہ میں ہندوستان کا کردار

سابق وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے 1959 میں راجیہ سبھا سے خطاب میں کہا کہ "وزیر اعظم چو کے خط میں، انہوں نے تبت سے موصول ہونے والے ایک ٹیلیگرام کا حوالہ دیا ہے - لہاسا سے ہم نے 1947 کے اوائل میں آزادی حاصل کی تھی۔ اس ٹیلی گراف میں کہا گیا تھا کہ ہندوستان اور تبت کی سرحد پر تبتی علاقہ واپس کر دیا گیا ہے۔

ہندوستان نے باضابطہ طور پر ون چائنا پالیسی کو تسلیم کرتے ہوئے کہا ہے کہ تبت چینی علاقہ ہے۔ تاہم، "تبت کارڈ" کو نئی دہلی نے کثرت سے استعمال کیا ہے، اور حالیہ برسوں میں، خاص طور پر مشرقی لداخ میں 2020 سے چین کی طرف سے تمام سرحدی معاہدوں کی یکطرفہ خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے ہندوستانی موقف زیادہ سخت ہو گیا ہے۔[25]

تنازعہ چین اور تبت کے بارے بین الاقوامی نکتہ نظر

جرمن چانسلر انجیلا مرکل کی تبتی رہنما سے ملاقات کے بعد چین نے کئی ماہ تک جرمنی کو نظر انداز کیا۔ فرانس کے صدر نکولس سرکوزی کے دلائی لامہ کے ساتھ دورہ کرنے کے بعد یورپی یونین اور چین کے درمیان تعلقات مختصر طور پر خراب ہو گئے۔

بین الاقوامی سطح پر یہ تشویش پائی جاتی ہے کہ اگر بیجنگ سخت ترین طریقوں سے اپنے غصے یا ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کرتا ہے تو بہت سے سربراہان مملکت دلائی لامہ سے ملاقات کریں گے۔ کیونکہ وہ واقعی دلائی لامہ کو ایک مذہبی رہنما کے طور پر سراہتے

[25] *Explained: The China-Tibet 17-Point Agreement, The Conflict's History, And India's Place In It,* *https://www.outlookindia.com/national/explained-the-china-tibet-17-point-agreement-the-conflict-history-and-india-place-news-198184 acessed on 26May2023.*

ہیں، جبکہ دوسرے اپنے ہم وطنوں اور سیاسی تنظیموں کی طرف سے دباؤ محسوس کر سکتے ہیں۔ چینی رہنما اس حقیقت سے آگاہ ہونے کے باوجود کہ اس طرح کی ملاقاتوں کو روکا نہیں جاسکتا، رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ حیران کن نہیں ہے کہ اوباما نے دلائی لامہ سے ملاقات کی۔ اپنے دور صدارت کے اوائل میں اور چین کے اپنے پہلے سفر سے پہلے امریکہ اور چین کے درمیان تعلقات میں مثبت رائے قائم کرنے کے لیے، اوباما نے تبتی رہنما سے اس وقت ملاقات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے بعد اوباما نے چینی حکام سے وعدہ کیا کہ وہ دلائی لامہ سے نہیں ملیں گے۔

دلائی لامہ کی سابق صدور بل کلنٹن اور جارج ڈبلیو بش سے ملاقات ہوئی، جس کی بناء پر بیجنگ کی جانب سے شدید تنقید بھی ہوئی۔[26]

خلاصہ بحث

دلائی لامہ کے فرار ہونے کی وجہ سے انڈیا اور چائنہ کے مابین اختلافات میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ چین کا دلائی لامہ کی واپسی کا مطالبہ ابھی تک برقرار ہے۔ چین کی خواہش ہے کہ دلائی لامہ کی وفات کے بعد وہ کسی ایسے شخص کو دلائی لامہ بنائے جو تبت پر چین کی حکومت کو مانے۔ اور دلائی لامہ کا مختلف ممالک کے سربراہان سے ملنا بھی چین کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اسی لیے چین نے اس پر غصے کا اظہار کیا ہے۔ جبکہ دلائی لامہ کے مطابق ان کے بعد اب کوئی نیا دلائی لامہ نہیں ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی کمزور شخص اس ذمہ داری کو اٹھا کر دلائی لامہ کے عہدے کو نقصان پہنچا سکتا ہے

[26] *JaimeFlorCruz, Analysis: Why the Dalai Lama angers China, http://edition.cnn.com/2010/WORLD/asiapcf/02/18/analysis.china.dalai.lama/index.html#:~:text=He%20was%20made%20head%20of,failed%20uprising%20against%20Chinese%20rule Accessed on 26May2023.*